واعظ الجمعۃ

قائدِ ملت اسلامیہ

فاتحِ قادیانیت

علامہ شاہ احمد نورانی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری



www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT ادارہ اہلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

قائدِ ملّتِ اسلامیہ فاتحِ قادیانیت علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

قائدِ ملّتِ اسلامیہ فاتحِ قادیانیت علّامہ شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

علّامہ شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ ...ایک ہمہ جہت شخصیت

برادرانِ اسلام! قائدِ اہلِ سنّت علّامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی میرٹھی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام کسی تعارُف کا محتاج نہیں، آپ رحمہ اللہ تعالیٰ پاکستان کے نامور عالمِ دین، نڈر وبے باک قائد، حق وصداقت کے علمبردار، یادگارِ سلَف، شیریں بیاں مقرِر، نابغۂ روزگار، بے داغ کردار، فہم وبصیرت کے حامل مذہبی رَہنما، اور پاکستان کی بڑی قدآور سیاسی شخصیت تھے، آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے زندگی بھر دینِ اسلام کی بے لَوث خدمت کی، دنیا کے بیشتر ممالک کے تبلیغی دَورے فرمائے، غیر مسلموں کو حلقہ بگوشِ اسلام کیا، اور برِّاعظم ایشیا (Asia) سمیت یورپ وافریقہ (Europe and Africa) میں اسلامی مراکز قائم فرمائے، اور دنیا کے کونے کونے میں دینِ اسلام کا پیغام پہنچایا۔

ولادتِ باسعادت

عزیزانِ محترم! علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادتِ باسعادت ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ/یکم اپریل ۱۹۲۶ء میں، محلہ مشائخاں میرٹھ (ہندوستان) کے ایک معروف مذہبی گھرانے میں ہوئی۔ آپ کے والدِ گرامی سفیرِ اسلام علّامہ شاہ عبد العلیم صدّیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عالَمِ اسلام کے مشہور مبلّغ، تحریکِ پاکستان کے رَہنما، اور امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ تھے، جبکہ علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا حضرت علّامہ الحاج قاضی شاہ عبدالحکیم جوش صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معروف عالمِ دین، صاحبِ تقوی بزرگ اور نعت گو شاعر تھے[۱]۔

خاندانی پسِ منظر

عزیزانِ مَن! علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباء واَجداد عرب سے آکر میرٹھ (ہندوستان) میں آباد ہوئے، یہ وہی میرٹھ شہر ہے جہاں کے حُریّت پسند غیور مسلمانوں نے، انگریز سامراج کے خلاف ۱۸۵۷ء میں جنگِ آزادی کا آغاز کرکے تحریک آزادی کی بنیاد رکھی، جبکہ اس تحریک کی آبیاری میں مجاہدِ اسلام علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاندان کا وافر حصہ رہا۔

حضرت نورانی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاندان کا شمار میرٹھ کے مشہور علمی اور صوفی گھرانوں میں ہوتا ہے، آپ کے دادا شاہ عبدالحکیم صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرٹھ کی شاہی مسجد کے خطیب تھے، برصغیر کے مشہور ادیب وشاعر مولانا اسماعیل میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے دادا کے سگے بھائی تھے، مشہور عالم دین علّامہ مختار احمد صدّیقی، علّامہ بشیر احمد صدّیقی، اور

---

(۱) "سہ ماہی انوارِ رضا" حضرت سفیرِ اسلام نمبر، عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص۲۷۵۔

علّامہ نذیر احمد خَجندی رحمۃ اللہ علیہ، آپ کے والدِ گرامی سفیرِ اسلام شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے سگے بھائی تھے۔ علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تایا علّامہ نذیر احمد خَجندی صدّیقی بمبئی کی بڑی مسجد "خیر الدین" لال باغ کے خطیب تھے، قائدِ اعظم کی زوجہ مریم (رتّن بائی) نے انہی کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا، اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ہی قائدِ اعظم محمد علی جناح کا اُن سے نکاح پڑھایا، مولانا نذیر خَجندی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے تحریکِ خلافت میں بھی فعّال کردار ادا کیا، اور قید و بند کی صُعوبتیں برداشت کیں، جبکہ امامِ انقلاب علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے والدِ گرامی علّامہ شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تبلیغی مَساعی (کوششوں) کے نتیجہ میں بلا مُبالغہ ہزاروں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا"[1]۔

میرے محترم بھائیو! سفیرِ پاکستان شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمات کا دائرہ صرف تبلیغ اور وعظ و نصیحت تک محدود نہیں تھا، بلکہ آپ نے سیاسی حوالے سے بھی بڑی اہم خدمات انجام دیں، "۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں قراردادِ پاکستان کی منظوری سے قبل، علّامہ شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہی مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا تھا، کہ وہ مسلم لیگ اور مسٹر جناح سے سیاست کا کام لیں؛ کیونکہ فی زمانہ علمائے کرام یورپین سیاسیات (European Political Science)، اور ہندوستان کے غیر مسلموں، خصوصًا ہندوؤں کی ڈپلومیٹک (Diplomatic) دَسِیسہ کاریوں (سیاسی چالوں اور دھوکہ وفریب) کو سمجھنے سے قاصر ہیں، موجودہ زمانے میں ہندوستان کے اندر آئینی جنگ (Constitutional War) ہو رہی ہے، اس جنگ میں وہی

(۱) "تذکرہ امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ" باب اوّل، خاندانی پس منظر، ص۲۱-۲۸، ملخصًا۔ و "شاہ احمد نورانی... زمانہ ساز مدبّر اور دیدہ وَر رَہنما" آن لائن آرٹیکل، ۳۰ اگست ۲۰۱۲ء۔

مسلمان کامیاب ہوسکتا ہے جو انگریزوں اور کانگریسیوں دونوں کے ہتھکنڈوں سے خوب واقف ہو"(۱)۔

نجیب الطرفین صدّیقی نسبت

نسَبی اعتبار سے علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا شجرۂ نسَب ۳۹ واسطوں سے، خلیفۂ اوّل امیر المؤمنین حضرت سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی والدہ ماجدہ بھی صدّیقی تھیں، اس مبارک نسبت کے سبب آپ نجیب الطرفین صدّیقی ہیں(۲)۔

تعلیم وتربیت

جانِ برادر! حق وصداقت کی نشانی علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو آنکھ کھولتے ہی گھر میں دینی ماحول، اور خاندان کے اکابر علماء کی صحبت میسّر رہی، اس کی برکت سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تعلیم وتربیت بڑے احسن انداز سے انجام پائی۔ قبلہ نورانی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ نے آٹھ ۸ سال کی عمر میں قرآنِ مجید حفظ کرنے کی سعادت پائی، "نیشنل عربک کالج" (National Arabic College) میرٹھ سے انٹر (Inter) اور الٰہ آباد یونیورسٹی سے گریجویشن (Graduation) کی، اور "مدرسہ عربیہ قومیہ" میرٹھ سے درسِ نظامی کی تکمیل کی(۳)۔

استاذ العلماء علّامہ سیّد غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے دورۂ حدیث شریف کی سعادت پانے کے بعد، علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی دستار بندی کی تقریب بڑے

---

(۱) دیکھیے: "مبلّغِ اسلام" تبلیغی خدمات، ص۱۴۱۔ و "سفیرِ اسلام شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" واعظ الجمعہ ۱۹ اگست ۲۰۲۲ء۔

(۲) "سہ ماہی انوارِ رضا" حضرت سفیرِ اسلام نمبر، آؤ کریں مشخص ہم اُس کی قدر وقیمت، ص۱۳۲۔

(۳) ایضاً، تعلیم وتربیت، ص۴۰، ملخصًا۔

پُر وقار انداز میں ہوئی، اور اس اہم موقع پر آپ کے والدِ گرامی سفیرِ اسلام شاہ عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے علاوہ، صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُراد آبادی اور شہزادۂ اعلیٰ حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی اسٹیج (Stage) پر جلوہ اَفروز تھے[1]۔

اساتذہ و مشایخ

رفیقانِ ملّت اسلامیہ! علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو علوم وفنون پڑھانے، اور روحانی مَعارِف کی پہچان کرانے والے اساتذہ و مشایخ میں بہت بڑے بڑے نام ہیں، جن میں سے چند نمایاں اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) سفیرِ اسلام شاہ عبدالعلیم صدّیقی (والدِ ماجد)، (۲) صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی، (۳) استاذ العلماء علّامہ سیّد غلام جیلانی میرٹھی، (۴) قطبِ مدینہ شیخ ضیاء الدین مدنی، (۵) اور شیخ فضل الرحمن مدنی رحمۃ اللہ علیہم[2]۔

اَلقاب

علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی قدر و منزلت اور دینی وسیاسی خدمات کے باعث، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو متعدّد اَلقاب وخطابات سے نوازا گیا، جن میں سے "قائدِ اہلِ سنّت"، "شیخ الاسلام"، "قائد ملّتِ اسلامیہ"، "امامِ انقلاب"، "مجاہدِ اسلام"، "غازیٔ ختمِ نبوّت"، "عالمی مبلّغِ اسلام"، "یادگارِ اَسلاف"، "فاتحِ مرزائیت" اور "حق وصداقت کی نشانی" کے اَلقاب خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں۔

---

(۱) دیکھیے: "تعارُف علمائے اہلِ سنّت" قائد اہلِ سنّت علّامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی، تعلیم وتربیت، صـ۳۴۔

(۲) "تذکرہ امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ" باب ۲، نورانی اَحوال وآثار، تعلیم وتربیت، صـ۴۱۔

بیعت وخلافت

عزیزانِ مَن! یادگارِ اَسلاف علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرفِ بیعت "سلسلۂ علیمیہ قادریہ" میں اپنے والدِ گرامی، سفیرِ اسلام شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پایا، اور والدِ گرامی سمیت عرب وعجم کے معروف علماء ومشائخ عظام سے خلافت واجازت حاصل کی[1]۔

رشتۂ اِزدِواج اور اولادِ اَمجاد

حضراتِ محترم! علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۶۲ء میں رشتۂ اِزدِواج سے منسلک ہوئے، آپ کا نکاح قطبِ مدینہ حضور شیخ ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پوتی، اور شیخ فضل الرحمن مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صاحبزادی سے، مسجدِ نبوی میں انجام پایا۔ اللہ تعالی نے اپنے فضل وکرم سے قبلہ نورانی میاں کو دو ۲ بیٹوں اور دو ۲ بیٹیوں سے نوازا، بیٹوں کے نام یہ ہیں:

(۱) صاحبزادہ شاہ محمد اَنس نورانی (چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن)

(۲) صاحبزادہ شاہ محمد اویس نورانی (سیکریٹری جنرل جمعیت علمائے پاکستان)

رُفقاء ومُعاصرین

عزیزانِ محترم! قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ شاہ احمد نورانی کا حلقۂ اَحباب اور تعلقات بہت وسیع تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ کے رُفقاء ومُعاصرین میں، علماء ومشائخ سمیت دنیا کے ہر شعبے سے وابستہ لوگ ہیں، جن کی ایک طویل فہرست ہے، اُن میں سے چند معروف اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) تاج العلماء مفتی محمد عمر نَعیمی، (۲) قائدِ اہلِ سنّت علّامہ عبد الحامد بدایونی،

(۱) ایضًا، بیعت وخلافت، ص۴۵، ملخصًا۔

(۳) حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی، (۴) سیّد امین الحسینی (سابق مفتیٔ اعظم فلسطین)، (۵) شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی، (۶) غزالیٔ زمان علّامہ سیّد احمد سعید کاظمی، (۷) شیخ العرب والعجم علّامہ عطا محمد بندیالوی، (۸) فقیہِ اعظم مولانا نور اللہ نعیمی، (۹) شیخ الحدیث علّامہ عبد المصطفی اعظمی، (۱۰) رئیس التحریر علّامہ ارشد القادری، (۱۱) جسٹس ڈاکٹر مفتی سیّد شجاعت علی قادری (سابق رکن اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان)، (۱۲) شیخ القرآن علّامہ غلام علی اوکاڑوی، (۱۳) مجاہدِ ملّت مولانا عبد الستار خان نیازی، (۱۴) شیخ سیّد محمد بن علوی مالکی، (۱۵) شیخ سیّد یوسف ہاشم رفاعی، (۱۶) شیخ عیسی بن مانع، (۱۷) سیّد صدّام حسین کاظمی (سابق صدر عراق)، (۱۸) استاذ العلماء مفتی محمد حسن حقّانی، (۱۹) کرنل معمّر قذّافی (سابق صدر لیبیا)، (۲۰) تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری، (۲۱) پروفیسر صبغۃ اللہ مجدّدی (سابق صدر افغانستان)، (۲۲) استاذ العلماء مفتی محمد اَطہر نعیمی، (۲۳) استاذ العلماء علّامہ جمیل احمد نعیمی، (۲۴) مولانا شاہ تراب الحق قادری، (۲۵) پروفیسر شاہ فرید الحق۔

ذریعۂ مُعاش

علّامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے زندگی میں کبھی بھی تبلیغِ اسلام کو اپنا ذریعۂ مُعاش نہیں بنایا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قیمتی پتھروں کی خرید وفروخت کیا کرتے، اور یہی آپ کا ذریعۂ مُعاش تھا، پتھروں کی پہچان کا فن علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے والدِ گرامی شاہ محمد عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے سیکھا[۱]۔

(۱) دیکھیے: "انوار علمائے اہلِ سنّت سندھ" قائدِ اہلِ سنّت مولانا حافظ شاہ احمد نورانی، ذریعۂ مُعاش، ص ۳۴۳۔

دنیا کی مختلف زبانوں پر عُبور

علّامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو سترہ ۱۷ مختلف زبانوں پر عُبور حاصل تھا، جن میں عربی، فارسی، اردو، ہندی، انگریزی، فرانسیسی اور افریقہ کی سواحلی زبان خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں[۱]۔ قائدِ ملّتِ اسلامیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ان زبانوں پر اس قدر یدِ طُولیٰ حاصل تھا، کہ آپ کی تقریر وگفتگو کی سلاست ورَوانی دیکھ کر خود اہلِ زباں بھی حیران رہ جاتے تھے۔

دلنشیں اندازِ خطابت

علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک بہترین اور بلند پایہ خطیب تھے، میرا ٹھی لب ولہجہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا اندازِ تقریر انتہائی دل آویز، شیریں اور سحر انگیز ہوتا، آپ خطاب فرماتے تو یوں لگتا جیسے لبوں سے پھول جھڑ رہے ہوں! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بیان کردہ مَواعظ، نصائح اور مسلمانوں کو درپیش عالمی چیلنجز(Challenges) سے متعلق گفتگو براہِ راست قلب وذہن پر اثر انداز ہوتی، جس سے سننے والوں کے فکر وشُعور اور آگاہی میں اِضافہ ہوتا، اور خوابِ غفلت میں سوئے ہوئے مسلمان مذہبی وسیاسی طَور پر بیدار ہوجاتے!۔

اپنے دلنشین اور شیریں اندازِ خطابت کے سبب علّامہ شاہ احمد نورانی بے حد مقبول تھے، دَورانِ خطبات آپ کی مترنّم آواز کانوں میں رَس گھولتی محسوس ہوتی، جس سے سامعین ہمہ تن گوش ہوکر آپ کا خطاب سنتے اور اپنی اِصلاح کرتے تھے۔

بلا مُبالغہ آپ رحمہ اللہ تعالٰی نے عوام الناس سے لے کر خوّاص تک ہر درجہ اور طبقۂ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے خطاب کیا، یہی وجہ ہے کہ ایشیا (Asia)، افریقہ

---

(۱) "تذکرہ امام شاہ احمد نورانی" باب ۲، نورانی اَحوال وآثار، ۱۴۱ملخصاً۔

(Africa) اور یورپ (Europe) سے تعلق رکھنے والے ہزاروں غیر مسلم سامعین، اکثر آپ کی مسحور کُن اور مدلّل تقاریر سے متاثر ہو کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔

سیرت وخصائص

علّامہ شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ بڑی نفیس شخصیت اور پاکیزہ کردار کے حاملِ عالمِ دین اور سیاستدان تھے۔ آپ صاحبِ بصیرت، پیکرِ اخلاص اور منبعِ حسَنات تھے، آپ رحمہ اللہ تعالیٰ اَسلاف کے کمالات سے مزیَّن، نَجابت و شرافت کا نمونہ، اور ظاہری وباطنی لطافت ونظافت کے پیکر تھے۔ علّامہ نورانی عاجزی واِنکساری کی اعلیٰ مثال تھے، آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ساری زندگی اِعلائے کلمۃ الحق کی جدوجہد میں گزری، اتحادِ اُمّت کی تڑپ، بلادِ کفر میں اِشاعتِ اسلام، اور عقیدۂ ختمِ نبوّت کا تحفظ، علّامہ شاہ احمد نورانی کی زندگی کے بنیادی نصب العین رہے! آپ رحمہ اللہ تعالیٰ ایک نادرِ روزگار مفکّر، بے باک قائد، زمانہ ساز مدبِّر، حیات آفریں شخصیت کے مالک، انقلابِ نظامِ مصطفی کے نقیب، اور سب سے بڑھ کر تسلیم ورِضا کے پیکر اور سچے عاشقِ رسول تھے۔ آپ کی ۷۸ سالہ زندگی دینِ اسلام کے عملی نفاذ، پاکستان کے استحکام وسالمیت، اور عالَمِ اسلام کی بیداری کے لیے کی گئی کوششوں سے عبارت ہے[1]۔

حق گوئی و بے باکی

جانِ برادر! حق وصداقت کی نشانی علّامہ شاہ احمد نورانی، حق گوئی اور بے باکی کا پیکر تھے، حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جرأت، بہادری اور اِستقامت سے بات کرنا، اور اپنے مَوقف پر ڈٹ جانا، علّامہ شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصفِ خاص

---

(۱) "شاہ احمد نورانی... زمانہ ساز مدبّر اور دیدہ وَر رَہنما" آن لائن آرٹیکل، ۳۰ اگست ۲۰۱۲ء، ملتقطاً۔

تھا۔ قائدِ ملّت اسلامیہ علّامہ نورانی کی حق گوئی اور بے باکی کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے صدرِ پاکستان یحییٰ خان کو اس وقت ڈانٹا جب وہ اپنے دفتر میں ایک اہم میٹنگ (Meeting) کے لیے موجود تھے، اور ان کے سامنے شراب کی بوتل رکھی تھی، علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے صدرِ پاکستان کو مُخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ "تم اسلامی جُمہوریہ پاکستان کے صدر ہو، اور یہ شراب نوشی اسلامی قوانین سے بغاوت ہے، لہٰذا اسے یہاں سے فوراً ہٹاؤ، ورنہ تمہارے ساتھ بات نہیں ہوسکتی"۔ یحییٰ خان کو اُسی وقت شراب اُٹھوانا اور معذرت کرنی پڑی۔

اسی طرح علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جس وقت بنگال جانے کا اعلان کیا، اس وقت کے حکمران ذوالفقار علی بھٹو نے کہا کہ "جو بنگال جاکر جلسہ کرے گا میں اس کی ٹانگیں توڑ دُوں گا" علّامہ شاہ احمد نورانی نے چِٹا گانگ (Chittagong) جاکر جلسۂ عام منعقد کیا، اور ٹانگیں توڑنے کی دھمکی دینے والے حکمران کو للکارا"(۱)۔

مہمان نوازی

علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ بڑے مہمان نواز تھے، امام نورانی دروازے پر مہمانوں کا استقبال فرماتے، مسرّت وخوشی سے بغل گیر ہوتے، اور انہیں عزت واحترام کے ساتھ بٹھاتے تھے۔ اپنے مہمانوں کے ہاتھ خود دھلاتے، کھانا گھر سے خود لاتے، اور اپنے ہاتھوں سے مہمانوں کو پیش کیا کرتے(۲)۔

(۱) "انوارِ رضا" "سفیرِ اسلام نمبر، میرا قائد عظیم قائد... علّامہ الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص۴۱۶، ۴۱۷، ملخصًا۔
(۲) "تذکرہ امام شاہ احمد نورانی" باب ۲، نورانی احوال وآثار، مہمان نوازی، ص۵۲۔

ذاتِ باری تعالیٰ پر یقین وتوکُل

برادرانِ اسلام! علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین وتوکُل تھا، آپ دہشتگردوں کی ہِٹ لسٹ (Hit List) پر تھے، آپ پر دوبار قاتلانہ حملہ بھی ہوا، اس کے باوُجود قبلہ نورانی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی لیے کوئی حفاظتی بندوبست نہیں فرمایا، بلکہ جب حکومت کی طرف سے حفاظت کا اہتمام کیا گیا، تو پولیس گارڈز (Police Guards) کو یہ کہہ کر واپس فرمادیا کہ "مجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، اور وہی میری حفاظت فرمائے گا، جہاں تک دہشتگردوں کی ہِٹ لسٹ (Hit List) کا تعلق ہے، تو میرا اس پر ایمان نہیں، ہماری ہِٹ لسٹ شبِ براءَت آسمانوں پر بنتی ہے، جس دن ہمارا نام ہٹ لسٹ (Hit List) پر آگیا، اس دن کوئی پولیس گارڈز (Police Guards) اور فورس (Force) مجھے نہیں بچاسکے گی"[1]۔

بے داغ سیاسی کردار اور فہم وفراست

علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک نامورَ عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بالغ نظر اور محبِّ وطن سیاستدان بھی تھے، نصف صدی سے زیادہ عرصہ پر محیط سیاست میں قائدِ اہلِ سنّت علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کردار نہایت اُجلا، شفّاف اور بے داغ رہا، آپ کی شرافت ودیانتداری کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ زندگی بھر کسی سیاستدان، میڈیا چینل، یا سیاسی حریف نے آپ پر بد اَخلاقی، بدزبانی، رشوت، کرپشن (Corruption)، یامقام ومنصب کا ناجائز فائدہ اٹھانے کا الزام تک نہیں لگایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیاست، پرمٹ (Permit)، پلاٹ (Plot)، کمیشن

---

(۱) ایضاً، توکُل وللّٰہیت، ۵۹۔

(Commission)، سرکاری عہدوں اور وزارتوں کی حرص ولالچ سے ہمیشہ پاک رہی، اور اس بات کا گواہ میدانِ سیاست کا ہر اپنا و بیگانہ ہے ؏

لوگ کیا کیا بِک گئے تو نے نہیں بیچے اُصول
تیرے دامن کو بہت ہے دَولتِ عشقِ رسول[1]

عملی سیاست کا آغاز

علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے گریجویشن (Graduation) کرنے کے بعد ۱۹۴۵ء میں عملی سیاست کا آغاز کیا، ۱۹۴۶ء میں مسلم نوجوانوں پر مشتمل "نیشنل گارڈز" (National Guards) نامی تنظیم بنائی، اور مسلمانوں کی واحد سیاسی جماعت "مسلم لیگ" (Muslim League) کی کامیابی کے لیے بھرپور جدوجہد کا آغاز کیا۔ ۱۹۴۷ء میں ڈیفنس رولز انڈیا (Defense Rules India) کے تحت گرفتار کرکے دو ۲ ہفتوں کے لیے جیل بھیج دیے گئے[2]۔

پاکستان میں تشریف آوَری

امامِ انقلاب علّامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متحدہ برطانوی ہند میں تحریکِ پاکستان کے ایک فعّال اور سرگرم کارکن تھے، آپ نے اس سلسلے میں متعدّد سیاسی اجتماعات میں بھرپور شرکت فرمائی، اور اپنی تنظیم "نیشنل گارڈز" (National Guards) کے ذریعے مسلمان سیاسی رَہنماؤں کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا۔ قیامِ

---

(۱) "انوار علمائے اہلِ سنّت سندھ" "قائد اہلِ سنّت مولانا حافظ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ"، ص۳۴۳۔
(۲) "ماہنامہ الحقیقہ" "تحفّظِ ختمِ نبوّت نمبر، تحریکِ ختمِ نبوّت ۱۹۵۳ء اور علّامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ"، ص۷۵،۳، ملخصًا۔

پاکستان کے بعد قائدِ اہلِ سنّت علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۴۸ء میں اپنے والدِ گرامی سفیرِ پاکستان علّامہ شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ ہندوستان سے ہجرت فرما کر ہمیشہ کے لیے پاکستان تشریف لے آئے، اور تا حیات اسلام اور پاکستان کی خدمت اور سلامتی وبقاء کے لیے کوشاں رہے۔

غیرتِ ایمانی

شیخ الاسلام علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۹۵۸ء میں مفتیٔ اعظم رُوس ضیاء الدین بابا خانوف کی دعوت پر رُوس کا دَورہ فرمایا، اس وقت اپنی غیرتِ ایمانی کے سبب، روس کے سوشلسٹ رَہنما "لینن" (Lenin) کی قبر پر پھول چڑھانے سے صاف انکار کر دیا، اور فرمایا: "ایک کافر کی یادگار پر پھول چڑھانا اس کی تعظیم ہے، جو ہمارے مذہب میں جائز نہیں"[۱]۔

ہماری معلومات کے مطابق علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رُوس میں جانے والے وہ واحد غیر ملکی مذہبی وسیاسی رَہنما ہیں، جنھوں نے لینن (Lenin) کی قبر پر پھول چڑھانے سے انکار کیا، اور نتائج کی مطلقاً پرواہ نہیں کی[۲]۔

نمازِ تراویح میں اِمامت

علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتہائی کم عمری میں قرآنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پائی، اور اس کے بعد ۱۲سال کی عمر سے آخر عمر تک تقریباً ۶۴سال، بلا مُعاوضہ

---

(۱) "تذکرہ امام شاہ احمد نورانی" باب ۳، امام نورانی کی مذہبی خدمات، بیرونِ ممالک میں مذہبی خدمات کی جھلکیاں، صـ۶۳۔

(۲) "تعارُف علمائے اہلِ سنّت" قائد اہلِ سنّت علّامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی، غیرتِ ایمانی، صـ۵۲، ملخصاً۔

اور باقاعدگی سے رمضان المبارک کی مقدّس ساعتوں میں نمازِ تراویح کی اِمامت فرمائی(۱)۔

پاکستان میں پہلی بار الیکشن میں حصہ لیا

علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پاکستان تشریف لانے کے بعد تبلیغی سرگرمیوں کے سلسلہ میں غیر ملکی دَوروں میں بہت زیادہ مصروف ہوگئے تھے، بعدازاں علمائے اہلِ سنّت کے بے حد اِصرار پر ۱۹۷۰ء میں "جمعیت علمائے پاکستان" کے پلیٹ فارم (Platform) سے پہلی بار الیکشن (Election) میں حصہ لیا، اور کراچی سے رُکن قومی اسمبلی منتخب ہوئے۔ بعدازاں ذوالفقار علی بھٹو کے مقابلے میں وزارتِ عظمیٰ کے انتخاب میں بھی حصہ لیا۔ علاوہ ازیں ۱۹۷۲ء میں قائدِ اہلِ سنّت علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "جمعیت علمائے پاکستان" کے سربراہ ہوئے، اور اپنی وفات تک اس کی قیادت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

ورلڈ اسلامک مشن کی بنیاد

علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والدِ گرامی، سفیرِ اسلام شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جانشین ہونے کا حقیقی معنی میں حق ادا کیا، اپنے والد ماجد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے، دنیا کے بیشتر ممالک کے تبلیغی دَورے فرمائے، امّتِ مسلمہ کو شُعور بخشا، انہیں درسِ رُوحانیت دیا، ان میں بیداری کی لہر پیدا کی، ہزاروں غیر مسلموں کو دینِ اسلام کی تعلیمات سے رُوشناس کیا، اور انہیں مسلمان کرکے اپنے حلقۂ اِرادت میں داخل کیا، قید وبند کی صُعوبتیں برداشت کیں، رخصت کے بجائے ہمیشہ عزیمت کو اپنایا، اور حق بات کہنے میں کبھی کسی مصلحت اور پس وپیش سے کام نہیں لیا۔

---

(۱) دیکھیے: "انوار علمائے اہلِ سنّت سندھ" قائدِ اہلِ سنّت مولانا حافظ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، تراویح میں ختمِ قرآن، ص۳۳۴۔

نیز دنیا بھر میں اسلام کا آفاقی پیغام پہنچانے، اور یورپ وافریقہ (Europe and Africa) میں اسلام کی جڑیں مضبوط کرنے کے لیے، ۱۹۷۲ء میں ورلڈ اسلامک مشن (World Islamic Mission) کی بنیاد رکھی، اور اس کی مکمل تنظیم سازی کرکے اسے فعّال کیا۔

عقیدۂ ختمِ نبوّت پر پہرہ داری اور فتنۂ قادیانیت کی بیخ کنی

عقیدۂ ختمِ نبوّت اسلام کا قطعی اور اِجماعی عقیدہ ہے، اس پر ایمان رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے، زمانۂ رسالت سے لے کر آج تک اُمّتِ مسلمہ اس مُعاملہ میں متحد ومتفق ہے، اور اس بارے میں کوئی دو۲ رائے نہیں پائی جاتیں، یہی وجہ ہے کہ علمائے اُمّت نے ہر دَور میں جھوٹے مدّعیانِ نبوّت کے خلاف نہ صرف عَلَمِ جہاد بلند کیا، بلکہ ہر مَحاذ پر ڈَٹ کر اُن کا مقابلہ بھی کیا، انہی علمائے امّت میں ایک نمایاں نام قاطعِ قادیانیت علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی ہے، آپ نے ۳۰جون ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی (National Assembly) میں فتنۂ قادیانیت کے خلاف قرار داد پیش کی، اس پر تقریباً دو۲ ہفتوں تک تفصیلی بحث وجَرح ہوئی، قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر قادیانی کو بھی اپنی جماعت کے عقائد اور مَوقِف پیش کرنے کا پورا موقع دیا گیا، علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسمبلی فلور (Assembly Floor) پر لاجواب کرکے اُسے شکستِ فاش دی، اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ایک آئینی ترمیم کے ذریعے، قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دِلوایا[1]۔

آئینِ پاکستان میں مسلمان کی تعریف کا اِندراج

شیخ الاسلام علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دینی خدمات اس قدر زیادہ ہیں، کہ اس مختصر سی تحریر میں اس کا اِحاطہ ممکن نہیں، البتہ آپ کی نمایاں دینی خدمات میں سے

---

(۱) "عقیدۂ ختمِ نبوّت کے لیے مولانا شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ کی خدمات" ص۱۷۸، ۱۷۹، ملخصًا۔

ایک اہم کارنامہ، آئینِ پاکستان (Constitution of Pakistan) میں مسلمان کی تعریف کا اِندراج بھی ہے۔ آپ نے ۱۹۷۳ء میں یہ کارنامہ انجام دیا، اور شیخ الحدیث علّامہ عبد المصطفیٰ ازہری اور مولانا سیّد محمد علی رضوی (ممبر قومی آسمبلی) کے ساتھ مل کر یہ تعریف مرتَّب فرمائی، اور فتنۂ قادیانیت کے تابوت میں کیل گاڑھتے ہوئے مسلمان کی آئینی و فقہی تعریف یوں بیان فرمائی کہ "مسلمان وہ ہے جو اللہ کی وَحدانیت، قیامت کے آنے، قرآنِ پاک کے اللہ تعالی کی آخری کتاب ہونے، رسول اللہ کے آخری نبی ہونے، رسول اللہ کی سنّت و حدیث اور قرآن پاک کے اَحکام پر مکمل یقین رکھتا ہو، یعنی ضروریاتِ دین کا انکار نہ کرتا ہو"[۱]۔

تحریکِ نظامِ مصطفی میں حصہ اور قید و بند کی صُعوبتیں

۱۹۷۳ء میں اسلامی آئین کی منظوری کے باوُجود، علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جب اپنی فہم و فراست اور سیاسی بصیرت سے جان لیا، کہ ذوالفقار علی بھٹو پاکستان میں عملی طَور پر اسلامی نظام کا نفاذ نہیں چاہتے[۲]، اور آئینِ پاکستان (Constitution of Pakistan) کی صورت میں اسے صرف کاغذی کاروائی تک محدود رکھنا چاہتے ہیں، تو علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ۱۹۷۷ء میں بھرپور انداز میں "تحریکِ نظامِ مصطفیٰ" چلائی، اور اس سلسلے میں قید و بند کی صُعوبتیں برداشت کرنے سے بھی گریز نہیں فرمایا۔

پیکرِ عزیمت علّامہ شاہ احمد نورانی کی والدہ محترمہ نے "تحریکِ نظامِ مصطفی" میں نورانی میاں رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی گرفتاری پر فرمایا کہ "مجھے اپنے بیٹے پر فخر ہے کہ اس نے

---

(۱) "انوار رضا" سفیر اسلام نمبر، میرا قائد عظیم قائد... علّامہ الشاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالی، ص۴۱۸۔
(۲) دیکھیے: "جنگ سنڈے میگزین" ۳مارچ ۲۰۰۲ء، ص۶، ملخصًا۔

اپنے عظیم باپ شاہ عبد العلیم صدّیقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی لاج رکھ لی ہے، اور اس ملک (پاکستان) میں نظامِ مصطفٰی کی تحریک کو اس منزل کی طرف لے جا رہا ہے، جہاں سے کامیابی کا راستہ مختصر نظر آرہا ہے، مجھے یقین ہے کہ جنّت البقیع (مدینہ منوّرہ) میں میرے شوہر (سفیرِ اسلام) اپنے بیٹے کی اس کامیابی پر نازاں ہوں گے!"[1] ؏

اے حضرتِ علیم کے فرزندِ اَرجمند
پرچم کو مصطفٰی کے کیا تُو نے سر بلند!

ہر قول دِلنشیں ہے ہر فعل دِلپسند
اے کاش تیرا نیّرِ اقبال ہو بلند![2]

آئینِ پاکستان کی تدوین وتشکیل میں مُعاوَنت

علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مِلّی خدمات میں آئینِ پاکستان (Constitution of Pakistan) کی تدوین وتشکیل خاص طَور پر قابلِ ذکر ہے، آپ نے ۱۹۷۳ء کے دُستور کو قرآن وسنّت سے ہم آہنگ رکھنے کی بھرپور کوشش فرمائی۔

اسلامی آئین اور نظامِ مصطفٰی کے نفاذ میں حائل رکاوٹیں

اسلامی آئین کے ہوتے ہوئے حقیقی معنی میں نظامِ مصطفٰی کے نفاذ میں کونسی رکاوٹیں حائل ہیں؟ اور اس پر مزید کیا کام کرنے کی ضرورت ہے؟ اس بارے میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک انٹرویو (Interview) میں ارشاد فرمایا کہ "۱۹۷۳ء کا آئین اپنی ساخت اور فریم ورک (Framework)

---

(۱) "تعارُف علمائے اہلِ سنّت" علّامہ الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ، نورانی کی نورانی والدہ، ص۴۹۔
(۲) "شاہ احمد نورانی" ہیں حاکمانِ وقت بھی مرعُوب زندہ باد، ص۳۔

کے لحاظ سے اسلامی ہے، اس آئین میں ترمیم کی کوئی ضرورت نہیں، اگر اسی آئین پر عمل کرلیا جائے تو یہ عین اسلام کے مطابق ہو گا۔ بنیادی بات یہ ہے کہ تمام قوانین کو کتاب وسنّت کے سانچے میں ڈھال دیا جائے، اس وقت ہمارے پینل کوڈ (Panel Code) کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے، ہمارے ہاں ابھی تک برٹش پینل کوڈ (British Penal Code) اور انڈین پینل کوڈ (Indian Penal Code) چل رہا ہے، اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے، اس پر کام ہو رہا تھا بلکہ مکمل ہو چکا تھا، "اسلامی نظریاتی کونسل" (Islamic ideological Counsil) کے قیام کا مقصد بھی یہی تھا، کہ یہ کونسل (Counsil) تمام قوانین کو کتاب وسنّت کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے سفارشات پیش کرے گی، مزید یہ کہ مستقبل میں ہونے والی قانون سازی کو بھی اسلام کے مطابق بنانے کے لیے پارلیمنٹ (Parliament) کے مُشاورتی ادارے کے طَور پر کام کرے۔ اس کی تمام رپورٹس (Reports) تیار ہیں، جس کے مطابق تمام کے تمام قوانین چاہے وہ دیوانی ہوں یا عدالتی، اسلامی سانچے میں ڈھالے جا چکے ہیں، لیکن وہ سرد خانے میں پڑے ہوئے ہیں، ان کو قومی اسمبلی پیش کیا جانا تھا مگر ایسا نہیں ہو سکا"[۱]۔

غیر مسلموں کا قبولِ اسلام

علاّمہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وعظ و نصیحت، سیرت و کردار اور تبلیغ سے متاثر ہو کر، ہزاروں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا، ہزاروں مسلمانوں نے گناہوں سے توبہ کرکے اپنی اصلاح کی، اور اچھے مسلمانوں کی طرح زندگی گزاری۔

---

(۱) "جنگ سنڈے میگزین" ۳ مارچ ۲۰۰۲ء، ص۶۔

دعوتِ اسلامی کا قیام

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر تحریک "دعوتِ اسلامی" کا نام کسی تعارُف کا محتاج نہیں، بلاشک وشبہ "دعوتِ اسلامی" عالَمِ اسلام کو درپیش متعدّد چیلنجز (Challenges) کا بڑی کامیابی سے سامنا کر رہی ہے، اور خدمتِ دین میں شب وروز مصروفِ عمل ہے۔ اہلِ سنّت وجماعت کی اس نمائندہ تنظیم کا قیام بھی، علّامہ شاہ احمد نورانی، رئیس التحریر علّامہ ارشد القادری، اور ورلڈ اسلامک مشن (World Islamic Mission) کے دیگر اکابر علمائے اہلِ سنّت کی ہی فہم وفراست کا ایک نتیجہ ہے[۱]۔

ایران وعراق جنگ کا خاتمہ اور باہم مُصالحت میں کردار

قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صرف پاکستان ہی نہیں، بلکہ سارے عالمِ اسلام کے لیے قابلِ احترام شخصیت تھے، یہی وجہ ہے کہ جب ایران وعراق کی گیارہ ۱۱ سالوں پر محیط طویل جنگ کسی صورت ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی، ایسے میں علّامہ نورانی نے باہم مُصالحت کے لیے کلیدی کردار ادا کیا، اور عراق کا دَورہ کرکے عراقی صدر سیّد صدام حسین شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جنگ بندی پر آمادہ کیا[۲]۔

تبلیغی اَسفار

علّامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تبلیغِ دین کے سلسلے میں دنیا کے مختلف ممالک کا سفر اختیار کیا، جن میں امریکہ (United States)، کینیڈا (Canada)، فرانس (France)، ترکی (Turkey)، مغربی جرمنی (West

---

(۱) "انوارِ رضا" "سفیرِ اسلام نمبر، میرا قائد عظیم قائد... علّامہ الشاہ احمد نورانی رحمہ اللہ، ص۴۲۴۔

(۲) "علّامہ شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ ایک ہفت پہلو اور ہشت رنگ شخصیت" روزنامہ پاکستان ۹ دسمبر ۲۰۲۲ء۔

(Germany)، برطانیہ (United Kingdom)، اسپین (Spain)، مصر (Egypt)، رُوس (Russia)، چین (China)، آئس لینڈ (Iceland)، کولمبیا (Colombia)، آسٹریلیا (Australia)، زَمبابوے (Zimbabwe)، نیدرلینڈ (Netherlands)، عراق (Iraq)، ناروے (Norway)، لیبیا (Libya)، ماریشس (Mauritius)، کینیا (Kenya)، تنزانیہ (Tanzania)، نیروبی (Nairobi)، یوگنڈا (Uganda)، منباسہ (Manbasa)، صومالیہ (Somalia)، نائیجیریا (Nigeria)، اور موزمبیق (Mozambique) وغیرہ خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں(۱)۔

اسلامی مراکزاور تنظیموں کی سر پرستی

علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دنیا بھر میں سینکڑوں تعلیمی ودینی مراکزاور اداروں کی سرپرستی فرمائی، جن میں سے چند ایک کے نام حسبِ ذیل ہیں:

(۱) مسلم ایجوکیشن ٹرسٹ کالج، امریکہ (United States)، (۲) حلقہ قادریہ علیمیہ، اِشاعتِ اسلام، سیلون (Ceylon)، (۳) ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن، گیانا (Guyana)، (۴) اسلامک مشنری گلڈ، ساؤتھ افریقہ (South Africa)، (۵) آل مَلایا مسلم مشنری سوسائٹی، ملائیشیا (Malaysia)، (۶) علیمیہ اسلامک مشن کالج، ماریشس (Mauritius)، (۷) علیمیہ دار العلوم، ماریشس (Mauritius)، (۸) حنفی مسلم سرکل پریسٹن، برطانیہ (United Kingdom)، (۹) قادریہ

---

(۱) دیکھیے: "تعارُف علمائے اہلِ سنّت" علّامہ الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، تبلیغی و تعلیمی اداروں کی سرپرستی، ص۳۷۔ و"تذکرہ امام شاہ احمد نورانی" باب ۳، امام نورانی کی مذہبی خدمات، بیرونِ ممالک میں مذہبی خدمات کی جھلکیاں، ص۶۴، ۶۵۔

اسلامک ورکرز گلڈ، ماریشس (Mauritius)، (۱۰) سری نام مسلم ایسوسی ایشن، ساؤتھ افریقہ (South Africa)، (۱۱) دار العلوم علیمیہ، ضلع بستی، انڈیا (India)، (۱۲) ورلڈ اسلامک مشن، پاکستان (Pakistan)، (۱۳) الصُفّہ اسلامک یونیورسٹی، لاہور (Lahore)، (۱۴) علیمیہ انسٹیٹیوٹ، کراچی (Karachi)، (۱۵) المرکز الاسلامی، کراچی (Karachi)[۱]۔

علاوہ ازیں قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ورلڈ اسلامک مشن (World Islamic Mission) کے چیئرمین (Chairman) ہونے کی حیثیت سے، دنیا بھر میں دینی مدارس، مساجد، یونیورسٹیوں (Universities) اور لائبریریوں (Libraries) کا جال بچھا کر، تاریخی اور قابلِ تقلید خدمات انجام دیں۔ آپ کی سرپرستی میں تقریبًا اٹھارہ سو دینی مدارس اور مساجد قائم ہوئیں"[۲]۔

تصنیفات

امامِ انقلاب علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریری میدان میں بھی اپنی مَساعیٔ جمیلہ کو برُوئے کار لائے، اور عیسائیت و قادیانیت کے رَد میں دو ۲ ضخیم کتابیں انگریزی زبان میں تحریر فرمائیں، جن کے نام حسبِ ذیل ہیں:

(1) The Seal of the Prophet .

(2) Jesus Christ in the Light of Quran.

---

(۱) دیکھیے: "تعارُف علمائے اہلِ سنّت" علّامہ الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، تبلیغی و تعلیمی اداروں کی سرپرستی، ص ۳۔

(۲) "تذکرہ امام شاہ احمد نورانی" باب ۳، امام نورانی کی مذہبی خدمات، بیرونِ ممالک میں مذہبی خدمات کی جھلکیاں، ص ۷۔

نیز علّامہ نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسلام کی ابتدائی معلومات پر مشتمل متعدّد پمفلٹ (Pamphlet) اردو، انگریزی، فرانسیسی اور دنیا کی دیگر متعدّد زبانوں میں شائع کرکے، پاکستان سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں اُن مقامات پر مفت تقسیم کیے، جہاں مشنری نوجوان لڑکیاں اور قادیانی اپنا لٹریچر (Literature) مفت تقسیم کرکے، مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی مذموم کوششیں کر رہے تھے۔ علّامہ شاہ احمد نورانی کی اس کوشش سے ہزاروں مسلمانوں کے ایمان محفوظ ہوئے، اور وہ عیسائیوں اور قادیانیوں کے دامِ فریب سے بچ گئے![1]۔

وصال شریف، نمازِ جنازہ اور تدفین

علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۱۶ شوال المکرّم ۱۴۲۴ھ/۱۱ دسمبر ۲۰۰۳ء کو حرکتِ قلب بند (Heart attack) ہونے سے ہوا، آپ اس وقت اسلام آباد میں "متحدہ مجلسِ عمل" کے اجلاس اور پریس کانفرنس (Press conference) میں شرکت کی تیاری فرمارہے تھے، آپ کی نمازِ جنازہ آپ کے بیٹے شاہ محمد انَس نورانی صدّیقی نے پڑھائی، نمازِ جنازہ میں بلا مُبالغہ ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

علاوہ ازیں علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تدفین کراچی میں حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے اِحاطہ اور والدہ ماجدہ کے پہلو میں ہوئی[2] ع

نہ صرف آنکھیں ہیں پُر نم بلکہ دل رویا ہے

ہم نے دُرِّ نایاب، ملّت کا کنول کھویا ہے!

---

(۱) "تعارُف علمائے اہلِ سنّت" قائد اہلِ سنّت علّامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی، قلمی خدمات، ص۱۵۔

(۲) "انوارِ رضا" سفیرِ اسلام نمبر، میرا قائد عظیم قائد... علّامہ الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص۴۲۴۔ و "انوار علمائے اہلِ سنّت" قائدِ اہلِ سنّت مولانا حافظ شاہ احمد نورانی، ص۳۴۳۔

جس کی پرواز تھی شاہین کی نظروں سے بلند
اب خاکی شبستان میں جا سویا ہے![1]

قائدِ ملّتِ اسلامیہ کا مشن اور پیغام

قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مشن اور پیغام اسلامی اَقدار اور اَخلاقیات کا تحفظ ہے، میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ایک موقع پر، امامِ انقلاب علّامہ شاہ احمد نورانی نے ارشاد فرمایا کہ "ہم جدیدیت و ترقی پسندی سے الرجک (Allergic) نہیں، لیکن ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ لبرل اِزم (Liberalism)، ماڈرن اِزم (Modernism)، پروگریسیو اِزم (Progressiveism)، اور ماڈریٹ اسلامک اِزم (Moderate Islamism) کے دلفریب نعروں کی آڑ میں، اِلحاد (Atheism)، بے راہ روِی، اور فحاشی و عُریانی کی اجازت نہیں دی جائے گی، اسلامی اَقدار اور اَخلاقیات کا تحفظ ہمارا مشن (Mission) ہے، اور ہم اس سے غافل نہیں رہیں گے"[2]۔

ایک اَور مقام پر خطاب کرتے ہوئے امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "پاکستان میں لبرل اسلام رائج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، یہودیوں اور عیسائیوں کے نقّال (نقل کرنے والے) شراب پینے، جوا کھیلنے، بدکاری اور زنا کرنے کے لیے اسلام سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور اسی لیے زور و شور سے لبرل

---

(۱) "انوار علمائے اہلِ سنّت سندھ" قائدِ اہلِ سنّت مولانا حافظ شاہ احمد نورانی، ص۳۴۹۔
(۲) "علّامہ شاہ احمد نورانی اور عالمِ اسلام" جدیدیت سے الرجک نہیں... الخ، ص۳۶۔ و "نوائے وقت" کراچی، یکم جولائی ۲۰۰۳ء۔

اِزم (Liberalism) کی حمایت کر رہے ہیں۔ لبرل اِزم (Liberalism) کی اصطلاح جھوٹ اور مُنافَقت پر مبنی ہے، اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس میں لبرل اِزم(Liberalism)کی کوئی گنجائش نہیں، اس لیے مسلمان کو بھی مکمل مسلمان ہونا چاہیے، آدھا تیتر آدھا بٹیر نہیں، (یاد رکھیے!) یہودی اور عیسائی اسلام سے اتنے خوفزدہ ہیں، کہ ملی بھگت اور سازشوں کے ذریعے اُمّتِ مسلمہ کی قیادت پر ایسے لوگوں کو مسلّط کر رہے ہیں، جو لوگوں کو اسلام سے دُور رکھیں، اور انہیں (یہود ونصاریٰ کو) خوش رکھنے کے لیے اسلام میں مَن مانی اصطلاحیں دریافت کرتے رہیں"(۱)۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ایسے لبرل لوگوں سے بچ کر رہیں، انہیں اپنا حکمران منتخب نہ کریں، سچّے پکّے مسلمان بنیں، قرآن وسنّت کی پیَروی کریں، علمائے اہلِ سنّت کا دامن تھامیں رکھیں، اور قائدِ ملّت اسلامیہ علّامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مشن پر کاربند رہیں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں علمائے اہلِ سنّت کی صحبت سے مشرّف وفیضیاب فرما، ان کا ادب واحترام کرنے کی توفیق عطا فرما، قائدِ ملّت اسلامیہ علّامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درَجات بلند فرما، ان کے مزارِ پُر انوار پر اپنی کروڑہا رحمتوں کا نُزول فرما، ان کی تعلیمات پر عمل کا جذبہ عطا فرما، ان کے مشن پر کاربند رہنے کی توفیق مَرحمت فرما، اور دنیا بھر میں دینِ اسلام کا پرچار کرنے کا جذبہ پیدا فرما۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف

---

(۱) "علّامہ شاہ احمد نورانی اور عالمِ اسلام" "اسلام میں لبرل اِزم کی کوئی گنجائش نہیں"، ص۳۶۔

فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.